تبصرہ کتب

Image of The Prophet Muhammad in The West: A Study of Muir, Margoliouth and Watt.

("مغرب" میں نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مہرہ: میور، مارگولیتھ اور واٹ کی تحریروں کا مطالعہ)

مصنّف : جبل محمد بابین

ناشر : دی اسلامک فاؤنڈیشن - لیسٹر (برطانیہ)

اشاعت : ۱۹۹۶ء

صفحات : ۳۹۴

قیمت : درج نہیں

جناب جبل محمد بابین (Jabal Muhammad Buaben) "مرکز مطالعۂ اسلام و مسلم - مسیحی تعلقات" سیلی اوک کالج - برمنگھم (برطانیہ) میں اسلامیات کے لیکچرار ہیں۔ اُنہوں نے دس سال بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ملائیشیا میں بھی خدمات تدریس انجام دی ہیں۔

زیرِ نظر کتاب پیغمبرِ اسلام حضرت محمد ﷺ کی زندگی اور کارناموں کے بارے میں مغربی اہلِ علم کے کام کا ایک جائزہ ہے، قرونِ وسطیٰ کی مناظرانہ کتابوں میں نبی اکرم ﷺ کی شخصیت جس طرح پیش کی گئی تھی، اس "منفی امیج کی باقیات" مصنّف نے بیسویں صدی کی کتابوں، بالخصوص انگریزی میں لکھنے والے تین مؤثر ترین اہلِ قلم —— ولیم میور، ڈیوڈ - ایس - مارگولیتھ اور ولیم - ایم - واٹ کی تحریروں میں تلاش کی ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ "اسلام سے کھلم کھلا کینہ پروری تو دم توڑ گئی ہے، مگر اسلام سے دشمنی ختم نہیں ہوئی۔ اسلام پر بے ہودہ حملے اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف دشنام طرازی جو قرونِ وسطیٰ کے یورپی اہلِ قلم کی پہچان تھی، اس نے بدقسمتی سے اب تعبیر و تحقیق کی چالبازی کی شکل اختیار کر لی ہے، اور اسلامی تاریخ و ثقافت پر کھلی تنقید اب علمی اصول و ضوابط اور معروضی مطالعے کے جدید لباس میں لپیٹ کر کی جاتی ہے۔"

کتاب کے پہلے باب میں مصنّف نے یورپ میں اسلام اور پیغمبرِ اسلام کے بارے میں پائے جانے والے اُن تصورات کا مختصر جائزہ لیا ہے جو مسیحیوں کی اسلام سے نفرت اور خوف پر مبنی تھے۔ قرونِ وسطیٰ کے فضلاء نے اسلام کو شیطان کی تخلیق قرار دیا اور رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہنے کے لیے کہانیاں گھڑی گئیں۔ پیغمبرِ اسلام ﷺ کی مخالفت کرتے ہوئے اُن کے مرگی زدہ ہونے کی کہانی بنائی گئی۔ تعدّدِ ازواج کا مسئلہ اُن کا ایک پسندیدہ موضوع تھا۔ آبائے کلیسیا اس قدر گر گئے تھے کہ اُنھوں نے جھوٹ کا ایک پلندا مرتّب کیا اور تاریخی مواد کی غلط تشریح و توضیح کی۔ افسوس اِس بات پر ہے کہ عہدِ حاضر کے مغربی فضلاء جن کو مستند تاریخی مواد تک رسائی حاصل ہے، اب تک غلط اطلاعات سے اپنا دامن نہیں چھڑا سکے۔

مصنّف نے سر ولیم میور کی کتاب The life of Mohammad from Original Sources (بنیادی ماخذوں پر مبنی حیاتِ محمد ﷺ) کا جائزہ لیا ہے جسے غلطی سے انگریزی زبان میں پیغمرِ اسلام کی زندگی پر معیاری غیر جانبدارانہ کتاب سمجھا جاتا ہے۔ میور نے اپنی کتاب میں بنیادی مغربی تاریخی منہاج سے کام لیا ہے جس میں تاریخ کو بہت متشکّکانہ طور پر دیکھا جاتا ہے۔

میور نبی اکرم ﷺ کے مصروح ہونے کا قائل ہے اور بطور نتیجہ حضرت محمد ﷺ کی نبوت میں یقین نہیں رکھتا۔ اسے "غرانیق العلی" کا واقعہ دلچسپ لگتا ہے اور ایک تخیلی کہانی کے طور پر معراج کا مذاق اڑاتا ہے۔ اگرچہ وہ نبی اکرم ﷺ کی ذاتی شباہت، وفاداری، اعتدال اور کشادہ دلی کے بارے میں کچھ مناسب تبصرے بھی کرتا ہے، تاہم وہ نبی اکرم ﷺ کو ایک ظالم، متشدّد اور منتقم مزاج فرد کے طور پر پیش کرتا ہے۔ بعض اوقات میور گندی زبان پر اتر آتا ہے اور حدیث کے بارے میں اُس کا رویّہ شک و شبہ پر مبنی ہے۔ مصنّف نے الواقدی پر میور کے اندھے اعتماد اور اُس کی متعصبانہ توجیہات کی نشان دہی کی ہے۔ میور کی کتاب میں مسیحی مبشروں کا مخصوص پروپیگنڈا موجود ہے جو نبی اکرم ﷺ کی نبوت کو جھٹلاتے اور اُن پر تشدّد و بداخلاقی کا الزام لگاتے ہیں۔

میور کی کتاب کے جائزے کے بعد مصنّف نے ڈیوڈ سیموئیل مارگولیتھ کی کتاب Mohammad and The Rise of Islam [محمد ﷺ اور عروجِ اسلام] پر مفصّل گفتگو کی ہے۔ متعدّد مسلمان اہلِ علم نے اس کتاب کی علمی حیثیت کے بارے میں اپنے شک و شبہ کا اظہار کیا ہے، تاہم مصنّف کو مارگولیتھ کے ہاں میور کے بدترین مسیحی تعصّب کی نسبت، بہتر رویّہ نظر آتا ہے، مگر مارگولیتھ بھی نبی اکرم ﷺ کے مصروح ہونے پر زور دیتا ہے۔ وہ قرآن مجید کو زیادہ اہمیّت نہیں دیتا اور "غرانیق العلیٰ" کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کو اوہام پسندی اور بت پرستی کا ملزم گردانتا ہے۔ اُس کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات یہود و نصاریٰ سے لی گئی ہیں۔ اپنے آباء و اجداد کے یہودی ہونے کے پس منظر میں مارگولیتھ نے لکھا ہے کہ مدینہ کے یہودیوں کے ساتھ نبی

اکرم ﷺ کا سلوک ظلم پر مبنی تھا۔ اگرچہ مارگولیتھ نے نبی اکرم ﷺ کی شخصیت کے بارے میں بعض مثبت آراء کا اظہار کیا ہے، تاہم انصاف اور علمی اندازِ فکر کے لحاظ سے اُن متعدّد بے رحمانہ حملوں کی کوئی گنجائش نہیں جو کتاب میں موجود ہیں۔

چوتھے باب میں مصنّف نے اُس لٹریچر کا تفصیلی جائزہ لیا ہے جو مارگولیتھ کی کتاب کی اشاعت کے بعد ۱۹۱۰ء اور ۱۹۸۰ء کے درمیان مغرب میں سامنے آیا۔ ایک مسلمان کے لیے اُن دشنام طرازیوں اور بے ہودہ حملوں کا پڑھنا بڑا اذیت ناک عمل ہے، جو مسیحی اور یہودی اہلِ قلم نے سیرت پر کیے ہیں۔ مصنّف نے دکھایا ہے کہ مستشرقین نے اپنی تحریروں میں کس طرح اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے لیے اپنی ناپسندیدگی قائم رکھی ہے۔ اُن کے بیانات اکثر متضاد ہوتے ہیں اور معروضی حقائق سے اُن کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر ریورنڈ کینن ایڈورڈ سیل نے The Life of Muhammad [حیاتِ محمد ﷺ] میں واضح طور پر لکھا ہے کہ محمد ﷺ نبی نہیں ہو سکتے۔ رچرڈ بیل نے اپنی کتاب The Origins of Islam in Christian Environment [مسیحی تناظر میں اسلام کے ماخذ] میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلام مسیحیّت کی بگڑی ہوئی شکل کے بجائے مستعار شکل ہے۔ ارینٹ جان وینسنک The Muslim Creed: Its Genesis and Historical Development [مسلم عقیدہ، اس کی پیدائش اور تاریخی ارتقاء] میں اُن یہودیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے جنھیں مدینہ سے نکال دیا گیا تھا۔ وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ اسلامی عقائد یونانی فلسفے سے اثر پذیر ہوئے ہیں۔ دوسرے مصنّفین بھی یہی خیال کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہودی اور مسیحی روایات سے اخذ و اقتباس کیا ہے۔ گب کی کتاب Mohammedanism میں چند ایک تعریفی بیانات شامل ہیں اور اُس کی سوچ کا محور یہ ہے کہ "اسلام مذہبی تصورات و تجربات کا قائم بالذات اظہار ہے اور اس کا جائزہ اِس کے اپنے معیاروں اور اصولوں کے مطابق لیا جانا چاہیے۔" یہ ایک منصفانہ بیان ہے، مگر اسلام سارے بنی نوعِ انسان کی فلاح کے لیے ایک عالمی دین ہے اور اِس کا مطالعہ اِس تصوّر کے ساتھ کیا جانا چاہیے۔

مصنّف نے الفریڈ گیوم کی کاوش The Life of Muhammad: Translation of Ibn Ishaq's Sirat Rasul Allah [حیاتِ محمد ﷺ - ابن اسحاق کی "سیرت رسول اللہ ﷺ" کا ترجمہ] پر خصوصی توجہ دی ہے۔ گیوم نے جِس طرح ابن اسحاق کی کتاب کی تشکیل جدید کی، یہ اصلاً اس تشکیل کا ترجمہ ہے۔ مبصرین کا عام تصوّر یہ ہے کہ گیوم نے نبی اکرم ﷺ، قرآن اور اسلام کے بارے میں مواد کی بالعموم غلط ترجمانی کی ہے۔ کنتھ کریگ کی The Call of the Minaret [منارۂ مسجد کی دعوت] بنی قریظہ کے یہودیوں کی ہمدردی سے بھری پڑی ہے۔ کریگ اسلام پر مسیحیت کی برتری کا تصوّر ابھارتا ہے۔ نارمن ڈینیل کی کتاب :Islam and the West

The Making of an Image [اسلام اور مغرب، ایک امیج کی تشکیل] نبی اکرم ﷺ کے بارے میں تضحیک آمیز مسیحی تحریروں کا مجموعہ ہے۔ رچرڈ بیل اور دوسرے مغربی مصنّفین کی طرح ٹورے حضرت نبی اکرم ﷺ کو قرآن کا مصنّف قرار دیتا ہے۔ میکسم روڈنسن کا جھکاؤ مارکسزم کی طرف ہے۔ وہ یہودیوں کو بے گناہ لوگوں کے طور پر پیش کرتا ہے جن سے مدینہ میں ظالمانہ سلوک کیا گیا تھا۔ مائیکل کک کی Muhammad علم و فضل کا منہ چڑانے کے مترادف ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ مسلمانوں کے تصوّرات وحی و نبوت "یہودی پنگھوڑے" میں پیدا ہوئے تھے۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے لیے شدید تعصّب اور دشمنی کا اظہار کرتا ہے۔

مصنّف نے متعدّد کتابوں کا ذکر کیا ہے جو علمی جانچ پرکھ کے بعد بہ مشکل اپنے دعوے پر پورا اتر سکتی ہیں اور ان میں اسلام کے خلاف نفرت چھپائے نہیں چھپتی۔ افسوس ہے اُن پر جو تحریروں کی غلط تشریح کرتے ہیں اور تاریخی واقعات سے غلط نتائج نکالتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں اور دوسروں کو گم راہ کرتے ہیں، وہ شکوک پیدا کرتے اور حقائق مسخ کرتے ہیں۔ اسلام کی اشاعت تاریخ کی روشنی میں بہت صاف اور واضح ہے، ایسی مسیحی مخالفانہ کتابوں کی کوئی اہمیت نہیں جو علم و فضل کے معیار پر پوری نہیں اترتیں۔

جناب جبل محمد بابین نے اسلام اور مسیحیّت پر واٹ کی متعدّد کتابوں کا تنقیدی جائزہ بڑی تفصیل سے لیا ہے۔ اپنے برطانوی پیش روؤں —— میور اور مارگولیتھ کی نسبت اسلام کی طرف واٹ کا رویّہ زیادہ مثبت ہے۔ مصنّف نے واٹ کی کتابوں کا جائزہ لیتے ہوئے اُن پر مسلم اور غیر مسلم فضلاء کی تنقید و اعتراف کا بھی ذکر کیا ہے۔ مصنّف نے واٹ کی دو کتابوں Muhammad at Macca [محمد ﷺ مکہ میں] اور Muhammad at Madina [محمد ﷺ مدینہ میں] کا خصوصی ذکر کیا ہے۔ منٹگمری واٹ کو بین المذاہب روابط سے دلچسپی ہے۔ وہ مغربی فضلاء اور اسلام کے درمیان موجود خلیج کے پاٹنے کی خواہش رکھتے ہیں، مگر اُن کا رویہ ہرگز منصفانہ نہیں۔ مستشرقین میں معزز ترین مقام کا حامل یہ فاضل مبشّرانہ پروپیگنڈا بڑی مہارت کے ساتھ آگے بڑھا رہا ہے۔ وہ متعدّد کلاسیکی احادیث کے بارے میں شکوک پیدا کرتا ہے۔ وہ یہودیوں کے ساتھ سلوک پر سخت رائے دیتا ہے، اُسے اس بات میں شبہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مختلف علاقوں میں مبلّغ بھیجے تھے۔ وہ بھی "غرانیق العلیٰ" اور بت پرستی کی تائید کا مسئلہ اٹھاتا ہے۔ وہ اسلام کو امن کے بجائے جنگ و جدل کا مذہب قرار دیتا ہے اور اسلامی بنیاد پرستی کے سخت خلاف ہے۔

جناب جبل محمد بابین نے اپنی کتاب کا اختتام مطالعۂ مذہب کے منہاجِ تحقیق پر بحث کرتے ہوئے کیا ہے۔ علم و فضل معروضیت، غیر جانب داری اور غیر جذباتی رویّوں کے اپنانے کا تقاضا کرتا ہے، مگر مطالعۂ مذہب کے میدان میں، اُن کے الفاظ میں "مکمل طور پر غیر جذباتی تحقیق کا ممکن نہ ہونا

ہر عالم و فاضل کے پریشان کن ہے۔"

کوئی شخص کس طرح ایک ایسے مذہب کے بارے میں ہمدردانہ رویہ رکھ سکتا ہے جس سے اُسے اتفاق نہیں؟ واٹ اور روڈنسن بین المذاہب روابط میں انصاف کے رویّے کی خواہش رکھتے ہیں، مگر اسلام کو آج دُنیا کے لیے ایک نئے خطرے کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ ہنٹنگٹن اور فوکویاما جیسے موثر اہل قلم اسلامی اور مغربی تہذیبوں کے درمیان تباہ کن تصادم کی پیش گوئیاں کر رہے ہیں۔ اِس لیے امکان اسی بات کا ہے کہ باہمی عداوت اور غلط فہمیاں جاری رہیں گی۔

مصنّف نے اپنی استدعا میں لکھا ہے کہ اگر اُن کے قلم سے اسلام کی تعلیمات یا اللہ اور اُس کے رسول ﷺ پر کامل ایمان کے خلاف کچھ درج ہو گیا ہے، تو اللہ تعالیٰ اُسے معاف کر دے، تاہم کتاب جو ہمارے دشمنوں کے جھوٹے الزامات سے بھری ہوئی ہے، نبی اکرم ﷺ سے محبت اور عقیدت رکھنے والوں کے لیے اِس کا پڑھنا تکلیف دہ امر ہے۔ اِسے پڑھ کر ایک مسلمان بدمزہ ہوتا ہے۔ ہم ایسی کتابیں کیوں پڑھیں جن میں زہر بھرا ہوا ہے اور جن میں نبی اکرم ﷺ پر دشنام طرازی کی گئی ہے۔ یہود و نصاریٰ ہمارے پکے دشمن ہیں اور ہمیں انتباہ کیا گیا ہے کہ اُن پر بھروسہ نہ کریں۔ اُن کا واحد مقصد یہ ہے کہ ہمیں اسلام سے دور کر دیں اور وہ اُس وقت تک آرام سے نہ بیٹھیں گے جب تک اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو جائیں۔

مصنّف نے مستشرقین کی کتابوں میں کمزوریوں اور تضادات کی نشان دہی میں بہت کاوش کی ہے۔ مصنّف نے حواشی میں ہر دعوے کا حوالہ دیا ہے اور اس کے ساتھ ایک جامع کتابیات شامل کی ہے۔ یہ بات حیرت انگیز ہے کہ مصنّف نے اِس بات کا تذکرہ نہیں کیا کہ مارٹن لنگز کی شاندار کتاب Muhammad: His Life Based on the Earliest Sources کی اشاعت مغرب میں نبی اکرم ﷺ کی بہتر توقیر و منزلت کا کس حد تک سبب بنی ہے۔

ایئر کموڈور (ریٹائرڈ) انعام الحق [بشکریہ "جرنل آف دی ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان"، اپریل ۱۹۹۷ء/ (انگریزی سے ترجمہ: ادارہ)]